کتاب نما

Tafseer Surah tul Hujraat [تفسیر سورۃ الحجرات، بزبان انگریزی]، ابوامینہ بلال فلپس۔
ناشر: انٹرنیشنل اسلامک پبلشنگ ہاؤس، الریاض (سعودی عرب)۔ صفحات: ۲۳۵۔ قیمت: درج نہیں۔

مصنف نے قدیم مفسرین کا طریقہ اختیار کیا ہے کہ اولاً قرآن کی تفسیر قرآن ہی سے کی جائے۔ اس کے بعد رسول اکرمؐ کی صحیح احادیث اور آپؐ کے افعال اور ان متعلقہ واقعات سے آیات کی تشریح کی جائے جو آیات کے نزول کے وقت پیش آئے۔ ان بنیادی ذرائع سے استفادے کے بعد، ابوامینہ بلال فلپس نے صحابہ کرامؓ، خاص طور پر حضرت ابن عباسؓ کی، جن کو خود حضور نبی کریمؐ نے ''ترجمان القرآن'' کا لقب عطا فرمایا تھا، تشریحات اور تعبیرات سے استفادہ کیا ہے۔ انھوں نے بعض قدیم مفسرین کی لغت اور گرامر کی تشریحات سے ممکن حد تک فائدہ بھی اٹھایا ہے، نیز انھوں نے آیات کا مطلب بیان کرتے ہوئے موجودہ زمانے کے مسائل کے حوالے سے درست طور پر ان کا انطباق کیا ہے۔ انھوں نے کثرت سے صحیح احادیث کا حوالہ دیا ہے۔ کتاب کی ضخامت بڑھ جانے کے خوف سے احادیث کا عربی متن نہیں، صرف ان کا انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے۔ کتاب کے آخر میں قریباً اڑھائی سو احادیث کا بہت مفید انڈیکس بھی شامل ہے جس میں حروف ابجد کے لحاظ سے حدیث کے مضمون کا خلاصہ اور کتاب کا وہ صفحہ نمبر دیا ہے جس پر اس حدیث کا حوالہ، تفسیر میں دیا گیا ہے۔

آغاز میں فاضل مصنف نے ۳۲ صفحات پر مشتمل معلوماتی مقالے ''تعارف تفسیر'' (انٹروڈکشن ٹو تفسیر) میں علم تفسیر کی اہمیت وضرورت، اصول التفسیر، تاریخ علم تفسیر، قدیم اور جدید دور کی بعض مفید اور اہم تفاسیر، تفسیر اور تاویل کے فرق، طریق تفسیر، بعض منحرف تفاسیر، صحیح مفسر کے مقتضیات اور قرأت اور تجوید کے فن پر عمدگی سے روشنی ڈالی ہے۔

بیسویں صدی کی مفید اور اہم تفاسیر کے ضمن میں مولف نے محمد رشید رضا کی تفسیر المنار، سید قطب کی فی ظلال القرآن (غلطی سے مفسر کا نام سید قطب کے بجائے محمد قطب لکھ دیا ہے) اور مولانا مودودی کی تفہیم القرآن کا ذکر بھی کیا ہے۔ منحرف تفاسیر میں قادیانیوں کی سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۴۰

کی غلط تفسیر کا ذکر ہے اور محمد علی لاہوری کی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے۔

سورۃ الحجرات کی آیت ۱۵ کے ترجمے میں' لفظ باموالھم کا انگریزی ترجمہ غلطی سے چھوڑ گئے ہیں۔ تفسیر کے متن میں آیت ۱۴ کے عربی متن میں قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا...... کی جگہ لم تاء منوا چھپ گیا ہے۔ ان غلطیوں کی اصلاح ہونی چاہیے۔

بحیثیت مجموعی انگریزی دان مسلمانوں کو اہل ایمان کے شایان شان آداب سکھانے' اجتماعی زندگی میں فساد برپا کرنے والی برائیوں سے بچانے' قومی اور نسلی امتیازات کو ختم کرنے اور اپنی بڑائی قائم کرنے کی خاطر دوسروں کو گرانے کے رجحان اور اپنے شرف پر فخر وغرور کی جڑ کاٹ دینے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ بہت مفید ہے۔ (محمد اسلم سلیمی)

اشاریہ کلام اقبال' اُردو (مصرع وار)' مرتبہ: یاسمین رفیق۔ نظرثانی: ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی۔ ناشر: اقبال اکادمی پاکستان' (ایوانِ اقبال) ایجرٹن روڈ' لاہور۔ صفحات: ۴۰۵ (مجلّاتی روپ)۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

کلام اقبال اور نثر اقبال اتنے خوش رنگ مظاہر پر مشتمل ہے کہ ان کا ایک ایک رنگ' نظر کو طراوت اور روح کو بالیدگی عطا کرتا ہے۔ اس قیمتی اثاثے کا پھیلاؤ اتنا ہے کہ عہد حاضر کی مشینی زندگی میں' علم و دانش کے اس سرچشمے تک رسائی پانا اگرچہ ناممکن تو نہیں' لیکن ایک مشکل کام ضرور ہے۔

عصر حاضر کی علمی روایت میں ٹھوس پیش رفت ہوئی ہے یا نہیں؟ یہ ایک متنازع سوال ہے' لیکن اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ انسانی زندگی کی معلوم تاریخ میں مطالعے کے لیے جتنی سہولتیں' اور جتنے سہارے اس عہد نے دیے ہیں' ان کا پہلے گمان تک بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔ کتب کی اشاریہ سازی اسی سہولت کاری کا ایک معتبر پہلو ہے۔ اہل مغرب کے ہاں یہ فن اپنے کمال کو پہنچا ہوا ہے' لیکن ہمارے ہاں یہ روایت پوری طرح جڑ نہیں پکڑ سکی۔ اس فضا میں وہ لوگ غنیمت ہیں جو کتابی اشاریہ سازی کا اہتمام کرتے ہیں۔

کلامِ اقبال کے متعدد اشاریے گذشتہ ۲۰ برسوں کے دوران سامنے آئے ہیں' جن میں الفاظ اور شعروں کی بنیاد پر اشاریے بنائے گئے ہیں۔ اسی روایت میں وسعت اور صحت کے ساتھ زیرتبصرہ اشاریہ' علمی دنیا اور عام لوگوں کے لیے ایک قیمتی تحفے کا درجہ رکھتا ہے جس میں' اقبال کے اردو کلیات کے تمام مصرعوں کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے۔ چونکہ اس وقت کلیاتِ اقبال کو متعدد ناشروں نے چھاپ رکھا ہے' اس لیے اشاریہ ساز نے اردو کلیاتِ اقبال کے تین معروف نسخوں (قدیم ایڈیشن' شیخ غلام علی ایڈیشن' اقبال اکادمی ایڈیشن) کے صفحات کی' ہر مصرعے کے سامنے نشان دہی کر دی ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ پورا مصرع دینے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس کا سبب یہ ہے کہ بعض اوقات ذہن میں مصرع' نامکمل یا تحریف شدہ حالت میں ہوتا ہے۔ اشاریے میں ہر شعر کا پہلا اور دوسرا' دونوں مصرعے صحت کے ساتھ' اپنے اپنے محل (الفبائی ترتیب) پر دیے گئے ہیں۔ اس طرح گویا پوری کلیات اقبال' اُردو مصرعوں کی الفبائی ترتیب کے ساتھ' اس اشاریے میں موجود ہے۔

یہ کتاب عام قاری کے ساتھ' مقرروں' مصنفوں اور محققوں کی ضرورتوں کو پورا کرتی ہے (جو اقبال کے اشعار کی صحت کا خیال رکھنا چاہیں) اور اقبال شناسی کی روایت میں وسعت پیدا کرنے کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔ اشاریے میں غلطیاں موجود ہیں' پروف خوانی ابھی مزید ریاضت اور توجہ چاہتی ہے۔ بہرحال اس نوعیت کی مددگار کتابیں اگر رواج پکڑ لیں تو اشعار' جس کثرت سے غلط نقل ہوتے ہیں اور ان کے استعمال میں جو ''ادبی جھٹکا'' دیکھنے کو ملتا ہے' اس سے نجات پانا آسان ہوجائے گا۔ (سلیم منصور خالد)

رینے گینوں' بیسویں صدی کے فاضل الٰہیات کے سوانح اور تصانیف کا جائزہ' رابن واٹرفیلڈ' مترجم: اشرف بخاری۔ ناشر: دارالتذکیر' رحمن مارکیٹ' غزنی سٹریٹ' اُردو بازار لاہور۔ صفحات: ۲۰۰۔ قیمت: ۱۳۰ روپے۔

رینے گینوں ایک نومسلم فرانسیسی فلسفی ہے جس نے فلسفے اور لاطینی' یونانی اور عربی زبانوں کی تعلیم حاصل کی۔ اُس نے جوانی کے ایام فرانس اور جرمنی میں اور عمر کا آخری حصہ مصر میں گزارا۔ رینے گینوں نے آخری عمر میں اسلام قبول کرلیا تھا اور الشیخ عبدالواحد یحییٰ کا نام اختیار کیا۔

رابن واٹرفیلڈ نے رینے گینوں کی تصانیف اور افکار کا جائزہ مرتب کیا ہے۔ اس کی ذاتی زندگی کے بارے میں معلومات زیادہ نہیں ہیں کیونکہ وہ انتہا درجے کا تنہائی پسند شخص تھا' تاہم اُس نے جو تصانیف مرتب کی ہیں' تبصرے تحریر کیے ہیں اور اپنے قریبی دوستوں کو اپنے خیالات کے بارے میں بتایا ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مثالیت (symbolism) پر یقین رکھتا تھا۔ وہ اہل مغرب کی اس علمی وفکری روایت کا زبردست ناقد تھا جس کی رو سے یونانی اور رومی روایتِ علم ہی' علم کی آخری حد سمجھی جاتی ہے۔ اُس کی تصانیف میں ایک اہم تصنیف ہندومت پر بھی ہے۔ وحدتِ کائنات کی تلاش میں اُس نے ویدوں کا مطالعہ بھی کیا اور مصر میں قیام کے دوران قدیم مذہبی صحیفوں کے اصل متن کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔

زیرنظر کتاب کے دقیق اور پیچیدہ اندازِ بیان کو پروفیسر اشرف بخاری نے انتہائی کاوش کے ساتھ اُردو میں منتقل کرنے کی سعی کی ہے (اگرچہ کئی مقامات پر ترجمہ اور نامانوس اصطلاحات کھٹکتی ہیں)۔ دراصل

ایک زبان کے افکار و تصورات کو دوسری زبان میں منتقل کرنا آسان نہیں ہے۔ فاضل مترجم نے کئی اہم تصورات کے بارے میں کتاب کے آخر میں وضاحتی حاشیے بھی شامل کیے ہیں۔ الٰہیات' علم فلسفہ اور مغرب کی تہذیبی اُٹھان کے منطقی پس منظر سے واقفیت کے لیے یہ کتاب مفید ہے۔ (محمد ایوب منیر)

درسی بہشتی زیور (مردوں کے لیے)' حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، ترتیب نو: علماے مدرسہ بیت العلم۔ ناشر: بیت العلم ٹرسٹ' کراچی۔ صفحات: ۴۲۵ بڑا سائز۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

بہشتی زیور کی شہرت خواتین کے حوالے سے ہے' گو اس میں عام زندگی کے عمومی تمام ہی گوشوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مدرسہ بیت العلم کراچی کے اساتذہ نے اپنے مدرسوں کے طلبہ کی ضرورت کے لحاظ سے اسے نئی ترتیب دی ہے اور زبان و بیان کی قدامت دُور کر دی ہے۔ فقہی کتاب کی طرح عنوانات (طہارت' عبادات' معاشرت' معیشت) بنا دیے ہیں اور مسئلے اور سوال و جواب کا انداز اختیار کیا ہے۔ خواتین سے متعلق مسائل حذف کر دیے ہیں (لڑکیوں کے مدرسے اپنی درسی کتاب مرتب کریں تو مردوں کے مسائل نکال دیں!)۔ اب یہ ایک مفید درسی کتاب ہونے کے ساتھ ساتھ ہر گھر کی ضرورت بن گئی ہے۔ ائمہ مساجد بھی اس کے حوالے سے مسائل بیان کر سکتے ہیں۔ (مسلم سجاد)

پاکستان میں ذہنی پس ماندگی' ابوالامتیاز ع س مسلم۔ ناشر: سوسائٹی براے ذہنی پس ماندگان (سائنوسا)۔ الناظرہ' مقبول آباد' شارع الفیصل' کراچی-۷۵۳۵۰۔ صفحات: ۲۶۴۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

ابوالامتیاز مسلم صاحب نے ذہنی طور پر پس ماندہ اور خصوصی توجہ اور نگہداشت کے مستحق افراد کی معذوری کے مختلف پہلوؤں پر نہایت منفرد اور موثر انداز میں روشنی ڈالی ہے اور ذہنی پس ماندگی کی نوعیت' علامات' نیز فسادِ دماغ کے بارے میں نہایت سلیس اور دل چسپ انداز میں ایک عمومی جائزہ پیش کیا ہے جس سے ذہنی پس ماندگی کے اسباب و علل کی تفہیم' اس کی انتہائی اور شدید' نیز متوسط اور خفیف کیفیات کا ادراک اور اُن کی تشخیص اور تدارک کے لیے اقدامات کرنا یقیناً آسان ہو جاتا ہے۔

مصنف نے ذہنی پس ماندگی کے ضمن میں ایک نہایت اہم موضوع' یعنی معاشرتی رویوں کا بھی خصوصی طور پر ذکر کیا ہے۔ انھوں نے فرمایا ہے کہ والدین کا اپنے معذور بچے کے بارے میں مثبت رویہ' نگہداشت اور خصوصی تعلیم و تربیت کے لیے انتہائی اہم قدم ہوتا ہے۔ مسلم صاحب نے خالصتاً اسلامی شعائر کے تحت معذوروں کے حقوق کو پیش نظر رکھا ہے۔ انھوں نے خود بھی احکامِ الٰہی کی روشنی میں اپنے معذور بچے

کو صبر و شکر کر کے سینے سے لگایا۔ حیاتیاتی اور نفسیاتی اعتبار سے اپنے معذور بیٹے کے لیے بہتر سے بہتر ماحول ترتیب دیا اور اُس کی خصوصی پرورش اور تربیت کی مثال قائم کی۔ صرف یہی نہیں، انھوں نے ذہنی پس ماندگی کے شکار لاکھوں بچوں کی تعلیم و تربیت اور بحالی جیسے امور کا بیڑا بھی اٹھایا اور اسے علمی موضوع بنا کر اُس کی تفصیل بھی اس کتاب میں پیش کی ہے۔

کتاب میں ذہنی طور پر معذور بچوں کی صحت اور اُن کی محدود صلاحیتوں کو سامنے رکھتے ہوئے، درجہ وار خصوصی تعلیم و تربیت اور بحالی سے متعلق ممکن ذرائع کی نشان دہی بھی کی ہے جس سے یقیناً متعلقہ معاشرتی ادارے بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔ بلکہ یہ کتاب عمومی آگاہی کے علاوہ، باقاعدہ تربیت اور تعلیم و تحقیق کے دروازے کھولنے میں بھی ممد و معاون ثابت ہوگی۔ کتاب ہٰذا والدین، طلبہ، اساتذہ سے لے کر ماہرین نفسیات، اطبا اور میڈیکل ڈاکٹر حضرات تک سب کے لیے افادیت کی حامل ہے۔(ڈاکٹر احسان اللّٰہ خان)

سیرت طیبہ سے رہنمائی، اکیسویں صدی میں، پروفیسر ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر۔ ناشر: مکتبہ شال۔ ۲۷۲-اے، او بلاک III، سیٹلائٹ ٹاؤن، کوئٹہ۔ صفحات: ۱۶۷۔ قیمت: ۱۲۰ روپے۔

دورِ جدید میں اسلام کے عالم گیر پیغام کو عام کرنے اور رسالت مآبؐ کی سیرت سے دنیا کو روشناس کرانے کی بے حد ضرورت ہے۔ اُمت مسلمہ نہ اپنے کردار سے آگاہ ہے نہ درپیش چیلنج سے۔ قلمی محاذ ہو یا تحقیق کا میدان، مسلسل اور تکلیف دہ خاموشی، عالم اسلام کی دگرگوں حالت، حال و مستقبل کی آئینہ دار ہے۔

زیرنظر کتاب کے سرورق پر عنوان دیکھ کر میرا خیال تھا کہ شاید اس کتاب میں بتایا گیا ہوگا کہ اکیسویں صدی کے نئے عالمی نظام، تشدد، دہشت گردی، سیاست عالم، مغرب کے اقتصادی غلبے اور مسلمانوں کی دگرگوں حالت کے پیش منظر میں سیرت طیبہ ہماری کیسے اور کس طرح راہنمائی کر سکتی ہے۔ یہ بھی ذہن میں آیا کہ اُمت مسلمہ جن مصائب اور مسائل میں گرفتار ہے (فرقہ بندی، جدیدیت، لبرلزم، ترقی پسندی، مادہ پرستی، شریعت کی نئی تعبیرات، سود، بیمہ، مخلوط تعلیم، رقص و سرود اور ٹی وی کی خرافات) ان سے عہدہ برآ ہونے کے لیے، رسالت مآبؐ کی سیرت سے راہنمائی حاصل کی گئی ہوگی، لیکن جب کتاب کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ مصنف کے سیرت، قرآن اور چند کتابوں پر لکھے گئے تبصروں کا مجموعہ ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی بلند پایہ علمی حیثیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ اُن کی ۳۴ سے زائد کتب شائع ہو چکی ہیں (جن میں سے متعدد کتابوں پر ترجمان میں تبصرے چھپ چکے ہیں)۔ بلاشک وشبہہ بلوچستان میں قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر، حرمین شریفین کے سفرناموں اور تذکرۂ سیرت، نیز فارسی نعت کے مجموعوں کے تعارف والے، مصنف کے مضامین بھی سیرت ہی کے حوالے سے ہیں لیکن احقر کی رائے میں عنوان

کتاب، ان تحریروں کے حسب حال نہیں ہے۔(م-ا-م)

بارگاہ رسالت مآبؐ میں، محمد شریف بقا۔ ناشر: البدر پبلی کیشنز، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۱۹۲۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

محمد شریف بقا، علامہ اقبال اور ان کے فکر وکلام سے دیرینہ وابستگی رکھتے ہیں۔ برطانیہ میں ذکر اقبال کا اہتمام کرنے کے ساتھ ساتھ، تشریحاتِ اقبال کا سلسلہ بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے وہ علامہ کے انگریزی خطبات اور ایک معروف نظم کی شرح شائع کر چکے ہیں (بہ عنوان: خطبات اقبال پر ایک نظر- ابلیس کی مجلس شوریٰ)۔ اب بال جبریل کی نظم ''ذوق وشوق''، رموز بے خودی کے ایک حصے اور پس چہ باید کرد کے ایک حصے کی تشریح پیش کی ہے۔ انداز شرح یہ ہے: پہلے متن، پھر مشکل الفاظ واصطلاحات کے معانی، بعد ازاں ''مطلب'' اور تشریح--- سیاق وسباق اور پس منظر بھی دیا جاتا تو قاری کے لیے تفہیم زیادہ آسان ہوتی۔ (ر-ہ)

تعارف کتب

☆ **مسائل حج وعمرہ**، قرآن وسنت کی روشنی میں، مولانا غلام محمد منصوری۔ ملنے کا پتا: مکتبہ برہان، اُردو بازار، کراچی۔ صفحات: ۴۱۴۔ قیمت: درج نہیں۔ [حج کے اغراض ومقاصد، اہمیت، تیاری، اصطلاحاتِ حج، اس کی فرضیت، فضیلت، حج بدل، مسائل احرام، اسی طرح عمرے کے مسائل، طریقۂ حج کے ایام واعمال، قربانی، سفرمدینہ، دعائیں، تصاویر مقامات مقدسہ وغیرہ---ایک اچھی رہنما کتاب، خوب صورت طباعت]

☆ **قرآن مجید کی پہلی کتاب**، مولانا عبدالسلام قدوائی ندوی۔ ناشر: مجلس نشریاتِ اسلام ۱-کے-۳ ناظم آباد مینشن، ناظم آباد نمبر۱، کراچی۔۷۴۶۰۰۔ صفحات: ۱۲۵۔ قیمت: ۵۰ روپے۔ [سرورق: ''جسے پڑھ کر عربی زبان کی واقفیت کے ساتھ قرآن مجید کا ترجمہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے''۔ اس کی پہلی اشاعت تقریباً ۶۰ سال پہلے عمل میں آئی تھی۔]

☆ **القاسم**، سید ابوالحسن علی ندوی نمبر، مدیر: مولانا عبدالقیوم حقانی۔ پتا: جامعہ ابوہریرہ، برانچ پوسٹ آفس، خالق آباد نوشہرہ (صوبہ سرحد)۔ صفحات: ۵۶۰۔ قیمت: درج نہیں۔ [مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی حیات وسوانح اور علمی ودعوتی کارناموں پر ایک نئی کاوش۔ نئے پرانے مضامین کا عمدہ انتخاب۔ زیادہ تر قلم کار بھارت کے ہیں۔ ایک جامع مجموعہ]

☆ **یادگل**، مرتب: محمد عاقل خاں، ترتیب نو: ڈاکٹر رضوان ثاقب۔ کائنات پبلشرز، ۲۲- اے، شاہراہ فاطمہ جناح، لاہور۔ صفحات: ۳۰۴۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔ [محمد زبیر خاں بابر (متعلم ایم بی بی ایس، سال چہارم، اور اسلامی جمعیت طلبہ کے رکن) کو ہوسٹلوں میں بدکاری کے خلاف آواز بلند کرنے کی پاداش میں ۲۸ فروری ۱۹۸۸ء کو شہید کر دیا گیا تھا۔ یہ ایمان افروز کتاب ان کے حالات، یادوں، باتوں، واقعات، خطوط اور تاثرات کا مجموعہ ہے۔ یہ دوسرا نظر ثانی شدہ ایڈیشن رضوان ثاقب نے اہتمام کے ساتھ خوب صورت انداز میں چھاپا ہے]